اس کے بعد مولانا علی میاں اور ڈاکٹر قریشی نے ڈاکٹروں سے تبادلۂ خیال کیا اور اس کے مطابق اپنے عملہ کو خاص خاص ہدایات دیں، حق یہ ہے کہ مولانا علی میاں اور ڈاکٹر قریشی اور ندوہ کے دوسرے معائنے نے اس موقع پر جس درجہ ہمدردی اور مواسات کا معاملہ کیا ہے اس سے زیادہ کا تصور بھی نہیں ہو سکتا، فجزاہم اللہ عنا جزاءً خیراً۔ ان سطور کے قلمبند ہونے تک مفتی صاحب بلرام ہسپتال میں ہی زیر علاج ہیں اور حالت روز بروز بہتر ہو رہی ہے، اب وہ اسپیشل وارڈ میں منتقل ہو گئے ہیں، قارئین کرام سے درخواست ہے کہ وہ جلد مکمل صحت یابی کی دعا کریں۔

جنوری کے آخری ہفتہ میں اسلامیہ ہائی اسکول، کلکتہ کے جشن جوبلی کے سلسلہ میں کلکتہ جانا ہوا تو وہاں اپنے قدیم اور عزیز احباب کے ساتھ احمد سعید صاحب ملیح آبادی ایڈیٹر آزاد ہند اجالا سے بھی ملاقات ہوئی اور حسب معمول دیر تک گلخپ رہی، اسی درمیان دارالعلوم دیوبند کے موجودہ ناگفتہ بہ حالات کا ذکر آیا تو میں نے اپنے احساسات کا ذکر صفائی سے کیا۔ ابھی پچھلے دنوں دفتر برہان میں اجالا کا وہ پرچہ میری نظر سے گزرا جس میں ملیح آبادی صاحب نے میری دارالعلوم سے متعلق یہ گفتگو ایک انٹرویو کی صورت میں چھاپ دی ہے تو اس میں یہ دیکھ کر سخت افسوس ہوا کہ حضرت مہتمم صاحب کی ذات کے متعلق دو نامناسب اور نازیبا لفظ طبع ہو گئے ہیں، میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ دو لفظ میرے ہرگز نہیں ہیں، کیونکہ میں تقریر ہو یا تحریر ایسی کرخت زبان اپنے کسی مخالف کے خلاف بھی استعمال نہیں کرتا چہ جائیکہ ایک ایسی ذات کے متعلق جن کا ادب و احترام میں اب بھی ایسا ہی کرتا ہوں جیسا کہ پہلے کرتا تھا۔